تبصرہ کتب

مقالاتِ ہاشمی
(مولانا عبدالقدوس ہاشمی ندویؒ کے چند مکاتیب کا مجموعہ)

مرتّب : ثناءالحق صدیقی

ناشر : دارالتذکیر، ۱۴۲ -علامہ اقبال روڈ، لاہور

اشاعت : ۱۹۹۳ء

صفحات : ۲۰۵

قیمت : ساٹھ روپے

مولانا عبدالقدوس ہاشمی ندوی ماضی قریب کے ان اہلِ علم میں سے تھے جو کھری بات واضح الفاظ میں کہنے اور سننے کے عادی تھے۔ ان کی اٹھان اور تعلیم و تربیّت ٹھیٹھ دینی ماحول میں ہوئی تھی مگر وہ ان معنوں میں "روایت دوست" نہیں تھے کہ کسی بات کو محض اس بناء پر تقدّس کا درجہ دے دیا جائے کہ کچھ عرصے سے اس پر عمل ہو رہا ہے اور اس عمل میں بعض بزرگوں کا نام آتا ہے۔ اسی طرح وہ روایت کو محض اس لیے ترک کر دینے کے قائل نہیں تھے کہ کچھ "جدیدیت دوست" اذہان اس سے مطمئن نہیں، ان کا معیارِ رد و قبول صرف قرآن و سنّت تھا اور سنّت کے معاملے میں محدثانہ اصولوں کے تحت ہی کسی روایت کو قبول یا رد کیا جا سکتا ہے۔

مولانا ہاشمی کی تحریروں سے واقف اہلِ علم جانتے ہیں کہ وہ بات میں طوالت کی جگہ اختصار پسند کرتے تھے تاہم یہ اختصار دلائل اور حوالوں سے پوری طرح مزین ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنے احباب کے تقاضوں سے اکثر ایسے موضوعات پر قلم اٹھایا ہے جن پر چنداں زیادہ نہیں لکھا گیا اور اگر لکھا گیا ہے تو اس کثرت سے کہ "شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا۔" ان موضوعات پر ان کی مختصر تحریروں نے، جو مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہو چکی ہیں، غور و فکر کے کئی دریچے وا کیے ہیں۔

جناب ثناءالحق صدیقی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مولانا ہاشمی کی ۱۴ متفرق تحریروں زیرِ نظر مجموعے کی صورت میں یک جا کر دیا ہے۔ مرتّب نے انہیں مکاتیب کا نام دیا ہے مگر حقیقتاً یہ

مقالات ہیں گو ان میں سے بعض تحریریں ان لوگوں کو بطور مکتوب بھی ارسال کی گئی تھی، جن کے استفسار پر یہ معرضِ تحریر میں آئی تھیں۔

"مقالاتِ ہاشمی" کا طویل ترین مقالہ "معتبر اور غیر معتبر روایات" سے متعلق ہے۔ انہوں نے بہت سی ایسی روایات کی چھان پھٹک کی ہے جنہیں بطور حدیثِ رسول ﷺ قبول کیا جاتا ہے۔ باقی مقالات میں سے سات کا تعلق کسی نہ کسی طرح تصوّف اور متصوفین سے ہے۔ تصوّف کے حوالے سے بعض افکار واعمال مسلمانانِ برصغیر کی مذہبی زندگی کا حصہ بن گئے ہیں اور ان کے بارے میں کم ہی سوچا گیا ہے کہ قرآن وسنت کی رو سے ان کی کیا حیثیت ہے۔ علم لدنّی، کائنات کا باطنی نظام، تعویذوں کی اہمیت، اولیاء کا تصوّر اور بزرگانِ دین کے سالانہ عرس اسی ذیل میں آتے ہیں۔ مولانا ہاشمی نے ایک طرف تاریخ و روایات سے استشہاد کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ افکار دوسری تہذیبوں اور مذاہب میں ملتے ہیں، دوسری طرف قرآن وسنت سے ثابت کیا ہے کہ ان افکار کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مولانا ہاشمی کے نقطۂ نظر سے شاید جزوی طور پر اختلاف کیا جائے تاہم اُن کے نقطۂ نظر کو کلیتاً مسترد بھی نہیں کیا جا سکتا۔

یہ تو ان مقالات کا تذکرہ تھا جن میں "روایت دوستی" پر زد پڑتی ہے تاہم "قرآن مجید اور عدد ۱۹" اور "رویتِ ہلال" ایسے مقالات ہیں جو جدید اذہان کی اصلاح کے لیے لکھے گئے ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں امریکہ کے رشاد خلیفہ نے یہ عجیب وغریب نظریہ پیش کر کے بہت سے لوگوں کو متاثر کر دیا تھا (معروف مبلّغ احمد دیدات بھی ان لوگوں میں شامل تھے اور انہوں نے رشاد خلیفہ کے تصوّرات پر مبنی ایک کتابچہ بھی لکھ دیا تھا۔) کہ قرآن مجید کا ایک عددی نظام ہے اور اس میں ۱۹ کے عدد کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ مولانا ہاشمی ان اہلِ علم میں سے تھے جنہوں نے اس غلط اور بے بنیاد نظریے کا بُطلان اسی دور میں کر دیا تھا۔ انہوں نے رشاد خلیفہ کے مغالطوں سے خوب پردہ اٹھایا ہے اور واضح کیا ہے کہ وہ بہائی مذہب سے متاثر ہیں جس میں ۱۹ کے عدد کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔

اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ عالمِ اسلام کی یک جہتی کا تقاضا ہے کہ تمام مسلمان ایک ہی روز عید کا تہوار منائیں۔ مولانا ہاشمی نے "رویتِ ہلال" سے متعلق مقالے میں اس موضوع پر اظہار خیال کیا ہے اور ان کے خیال میں دنیا کے جملہ مسلمانوں کے لیے ایک ہی روز عید منانا یا ماہ رمضان کا آغاز ایک ہی تاریخ کو کرنا وغیرہ ازروئے فلکیات ممکن نہیں ہے۔

مولانا ہاشمی کے مذکورہ بالا مضامین میں قوموں کی اساطیر اور مذاہب کے تقابلی مطالعے کی جھلکیاں نمایاں ہیں مگر کتاب کے دو مضامین "تلمود" اور "مستشرقین" اس لحاظ سے بالخصوص اہم ہیں۔ آخرالذکر مضمون میں مولانا نے مستشرقین اور ان کی "اسلامی تحقیقات" کے بارے میں مختصر اور صحیح

تبصرہ کیا ہے۔ ان ہی کے الفاظ میں خلاصہ یہ ہے۔

کسی کی بات کو بغیر تنقیح و تحقیق کے قبول نہیں کیا جا سکتا اس لیے مستشرقین کے علم و فضل سے مرعوب ہو کر کوئی بات قبول نہیں کی جا سکتی۔ رہی اچھی اور سچی بات تو یہ دوست سے ملے یا دشمن سے --- کلمۂ حق مومن کا کھویا ہوا مال ہے، جہاں کہیں مل جائے، مومن ہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔

کتاب سفید کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور گتے کی اچھی جلد سے مزین ہے مگر کتابت کی اغلاط اسی طرح اس میں موجود ہیں جس طرح ہماری عمومی کتابوں میں ہوتی ہیں۔ کتاب کی اغلاط پر افسوس کا اظہار کیا کیا جائے کہ ناشرین اس جانب توجہ دینا ہی نہیں چاہتے۔ (ادارہ)

اسلام اور عیسائیت

مؤلف : بشیر احمد حسینی
ناشر : مکتبہ مدنیہ، ۱۷- اردو بازار، لاہور
سالِ اشاعت : درج نہیں
صفحات : ۵۱۲
قیمت : ۱۲۰ روپے

مولانا بشیر احمد حسینی مطالعۂ مسیحیت سے دلچسپی رکھنے والے مسلم اہلِ علم میں اجنبی شخصیت نہیں۔ اُنہوں نے سترہ برس پہلے پادری برکت اللہ ایم - اے کی تالیف "توراتِ موسوی اور محمد عربی کی تعبیرات اور تشریحات کی تردید میں "آخری نبی ﷺ اور توراتِ موسوی" [شور کوٹ: مکتبہ محمودیہ (۱۹۷۶ء)، ص ۴۶۲] شائع کی تھی۔ اس کتاب میں اُنہوں نے دوسرے مباحث کے ساتھ کتاب استثناء کی مندرجہ ذیل پیش گوئی پر شرح و بسط کے ساتھ گفتگو کی تھی۔

اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔ اور جو کوئی میری اُن باتوں